Presented By: https://jafrilibrary.com

عید غدیر
و
عید مباہلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

عالمی علمی مسابقہ

مدیر ادارہ
مولانا سید پرویز حسین رضوی نجفی

+9647835617143

ادارۂ رضوی ٹرسٹ نجف اشرف (عراق)
Rizvi Trust, Najaf-e-Ashraf (Iraq)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عید غدیر

عید غدیر ۱۸ ذوالحجہ کا دن اور اہل تشیع کی بڑی عیدوں میں سے ہے جس میں حضرت علیؑ رسول اللہؐ کے جانشین منتخب ہوئے۔ اس دن کی فضیلت کے بارے میں رسول اکرمؐ اور شیعہ ائمہؑ سے بعض روایات نقل ہوئی ہیں۔ اسی طرح بعض اعمال بھی اس دن کے لئے ذکر ہوئی ہیں جن میں روزہ رکھنا، زیارت غدیریہ کی قرائت، نماز غدیر اور مومنوں کو کھانا کھلانا شامل ہیں۔ اہل تشیع پوری دنیا میں اس دن جشن مناتے ہیں جس میں مختلف پروگرام منعقد کرتے ہیں آج کل اس عید کو منانا شیعوں کے شعائر میں شمار ہوتا ہے۔

غدیر کا واقعہ تفصیلی مضمون:

واقعہ غدیر اور خطبہ غدیر پیغمبر اکرمؐ ہجرت کے دسویں سال ۲۴ یا ۲۵ ذی القعدہ کو ہزاروں کا قافلہ لے کر مناسک حج انجام دینے کی غرض سے مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔[۱] چونکہ یہ حج پیغمبر اکرمؐ کا آخری حج تھا اس لئے یہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہوا۔[۲] حج کے اعمال سے فارغ ہو کر پیغمبر اکرمؐ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ ۱۸ ذوالحجہ کے دن یہ قافلہ غدیر خم کے مقام پر پہنچا[۳] اس مقام پر جبرئیل آیت تبلیغ لے کر پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوا اور خدا کی طرف سے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین کے طور پر لوگوں میں اعلان کا حکم دیا۔[۴] رسول اللہؐ نے بھی حاجیوں کو جمع کیا اور علیؑ کو اپنا جانشین اور خلیفہ معرفی کیا۔[۵]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روز غدیر کی فضیلت

اس دن کی فضیلت کے بارے میں معصومینؑ سے بعض احادیث نقل ہوئی ہیں: رسول خداؐ فرماتے ہیں: "غدیر خم کا دن میری امت کی بڑی عیدوں میں سے ہے جس دن خدا نے دین اسلام کو مکمل کیا اور میری امت پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کی اور اسلام کو بعنوان دین ان کے لئے قبول کیا۔" [۶] امام صادقؑ فرماتے ہیں: "غدیر کا دن خدا کا بہت بڑا دن ہے خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس دن کو عید کے طور پر منایا اور اس دن کی عظمت کو پہچان لیا۔ اس دن کو آسمان میں عہد و پیمان کا دن کہا جاتا ہے اور زمین میں محکم میثاق اور تمام لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے۔" [۷] ایک اور روایت میں امام صادقؑ فرماتے ہیں: عید غدیر سب سے باعظمت اور باشرافت عید ہے اور اس دن سزاوار یہ ہے کہ ہر لمحہ خدا کا شکر بجالایا جائے اور لوگ شکرانہ کے طور پر روزہ رکھیں جس کا ثواب ۶۰ سال عبادت کے برابر ہے۔[۸] امام رضاؑ فرماتے ہیں: "روز غدیر اہل آسمان کے ہاں اہل زمین والوں سے بھی زیادہ مشہور ہے۔۔۔ اگر لوگ اس دن کی قدر و منزلت سے آگاہ ہوتے تو بے شک فرشتے ہر روز دس مرتبہ ان سے مصافحہ کرتے۔" [۹] اہل سنت عالم دین نصیبی شافعی اپنی کتاب مطالب السؤول میں ۱۸ ذوالحجہ کا دن عید ہونے کی تصریح کرتے ہیں۔ [۱۰] ان کا کہنا ہے کہ یہ دن عید اور لوگوں کے جمع ہونے کا دن قرار پایا، کیونکہ جب رسول اللہؐ نے علیؑ کو اس بلند مرتبے پر فائز کیا تو کسی اور کو اس مرتبہ اور فضیلت میں علیؑ کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ [۱۱] ابن خلّکان اپنی کتاب وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں کہ مصر کے حاکموں میں سے مستعلی بن مستنصر کی بیعت، ۱۸ ذوالحجہ سنہ ۴۸۷ھ کو عید غدیر کے دن ہوئی۔ [۱۲]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی امامت
کے اعلان کی منظر کشی

غدیر خم کا محل وقوع

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

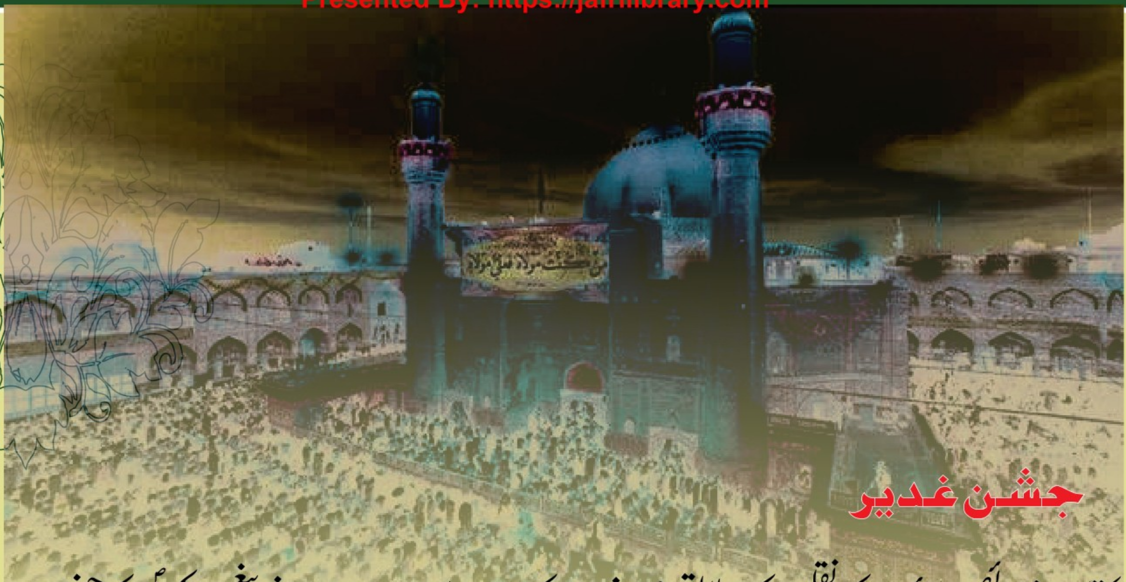

جشن غدیر

کتابِ خصائص الائمہ کے نقل کے مطابق عید غدیر کے دن حسان بن ثابت نے پیغمبر اکرمؐ کے حضور غدیر میں موجود مسلمانوں کے اجتماع میں بلند آواز سے اشعار پڑھا۔[۱۴] اسی طرح بحار الانوار میں منقول ایک روایت کے مطابق امام رضاؑ غدیر کے دن جشن مناتے تھے۔ آپؑ نے اپنے خاص اصحاب میں سے بعض کو افطار کے لئے اپنے ہاں روک دیا، ان کے گھر والوں کو کھانا اور تحفے بھیج دیا۔[۱۵] چوتھی صدی ہجری کے مورخ علی بن حسین مسعودی اپنی کتاب التنبیہ والاشراف میں لکھتے ہیں کہ امام علیؑ کی اولاد اور ان کے شیعہ اس دن کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔[۱۶] چوتھی صدی ہجری کے محدث کلینی نے بھی کسی ایک روایت میں اس دن شیعوں کا جشن منانے کو نقل کیا

ہے۔[۱۷] آٹھویں صدی ہجری کے اہل سنت مورخ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ آل بویہ کی حکومت میں شیعہ حکمران عید غدیر کے دن کو تعطیل اور جشن کا اعلان کر چکے تھے اور حکومتی اداروں اور لوگوں کو اس دن جشن منانے اور شہر کو سجانے کی ترغیب کرتے تھے۔[۱۸] اس جشن میں وہ لوگ جھنڈے لگاتے تھے، اونٹ ذبح کرتے تھے اور رات کو آگ جلا کر جشن و سرور کرتے تھے۔[۱۹] اسی طرح پانچویں صدی ہجری کے مورخ گردیزی نے بھی اس دن کو اسلام کے عظیم ایام اور شیعوں کی عید قارر دیا ہے۔[۲۰]

مصر میں فاطمی خلفا اس دن کو جشن مناتے تھے۔[۲۱] ایران میں صفویہ دور حکومت میں عید غدیر رسمی عیدوں میں سے تھی۔[۲۲] ایران میں عید غدیر کے دن عام تعطیل ہوتی ہے۔[۲۳] عراق میں بھی کربلا، نجف اور ذی قار جیسے صوبوں میں عام تعطیل ہوتی ہے۔[۲۴] عید غدیر کی رات کو بھی شیعہ اہمیت والی رات سمجھتے ہیں اور اس رات شب بیداری کرتے ہیں۔[۲۵]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روضہ امام علی (ع) نجف اشرف میں جشن عید غدیر

تاریخ کے آئینے میں

مسلمان بطور خاص شیعہ صدر اسلام سے ہی اس دن کو بڑے جوش و خروش سے جشن مناتے آئے ہیں اور ان کے ہاں یہ دن عید غدیر کے نام سے معروف اور مشہور ہے۔ [۲۶] مسعودی (متوفای ۳۴۶ھ.ق) اپنی کتاب [۲۷] میں لکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے فرزندان اور انکے شیعہ اس دن کو بڑے احترام سے دیکھتے ہیں۔ کلینی (متوفای ۳۲۸ھ.ق) ایک روایت میں شیعوں کا اس دن جشن منانے کا ذکر کرتے ہیں۔ [۲۸] بنابراین واضح ہے کہ عید غدیر کے دن جشن منانا تیسرے اور چوتھے صدی میں مکمل رائج ہو گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی فیاض بن محمد بن عمر طوسی ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کے مطابق امام رضاؑ روز غدیر کو عید مناتے تھے۔ [۲۹] اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ امام رضاؑ دوسرے صدی ہجری کے آخر میں زندگی کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ عید غدیر کے دن جشن منانا حتی دوسرے صدی ہجری میں بھی مرسوم تھے۔

عید غدیر کا احترام اس کے بعد بھی مسلمانوں کے ہاں مرسوم تھا یہاں تک کہ مستعلی بن مستنصر جو کہ مصر کے حکمرانوں میں سے تھا، کیلئے بیعت بھی اسی دن یعنی عید غدیر کے دن سال ۴۸۷ انجام پایا [۳۰] مصر میں فاطمی خلفاء نے عید غدیر کو رسمیت دی اور ایران میں سنہ ۹۰۷ھ.ق کو شاہ اسماعیل صفوی کے تخت نشین ہونے کے بعد سے اب تک عید غدیر نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عید غدیر کے اعمال

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عید غدیر کے اعمال

[illegible]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حوالہ جات

طوسی، تہذیب الاحکام، ۱۴۰۷ق، ج۵، ص ۴۷۴؛

طبری، تاریخ الامم والملوک، ۱۳۸۷ق، ج ۳، ص ۱۴۸.

زرقانی، شرح الزرقانی، ۱۴۱۷ق، ج ۴، ص ۱۴۱؛ تاری، تاملی در تاریخ وفات پیامبر ، ص ۳.

یعقوبی، تاریخ الیعقوبی، دار صادر، ج ۲، ص ۱۱۲.

اِیازی، تفسیر قرآن المجید، ۱۴۲۲ق، ص ۱۸۴؛ عیاشی، تفسیر عیاشی، مکتبہ علمیہ اسلامیہ، ج ۱، ص ۳۳۲.

ابن اثیر، اسد الغابۃ، ۱۴۰۹ق، ج ۳، ص ۶۰۵؛ کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج ۱، ص ۲۹۵؛ بلاذری، انساب الاشراف، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۱۱۰-۱۱۱؛ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۱۴۰۷ق، ج ۷، ص ۳۴۹.

شیخ صدوق، الامالی، مؤسسۃ البعثۃ، ص ۱۸۸.

حر عاملی، وسائل الشیعہ، ۱۴۱۶ق، ج ۸، ص ۸۹.

حر عاملی، وسائل الشیعہ، ۱۴۱۶ق، ج ۱۰، ص ۴۴۳.

طوسی، تہذیب الاحکام، ۱۳۶۵ش، ج ۶، ص ۲۴.

نصیبی، مطالب السؤول، ۱۴۱۹ق، ص ۶۴.

نصیبی، مطالب السؤول، ۱۴۱۹ق، ص ۷۹.

ابن خلکان، وفیات الأعیان، دار صادر، ج ۱۷ ص ۱۸۰.

مہمانی ۱۰ کیلومتری بہ مناسبت عید غدیر - ۲ ، خبر گزاری برنا.

سید رضی، خصائص الائمۃ، ۱۴۰۶ق، ص ۴۲.

مجلسی، بحار الانوار، ج ۹۵، ص ۳۲۲.

مسعودی، التنبیہ والِاشراف، ۱۳۵۷ق، ص ۲۲۱.

کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج ۴، ص ۱۴۹. ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۱۴۰۸ق، ج ۱۱، ص ۲۷۶.

ابن جوزی، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، ۱۴۱۲ق، ج ۱۵، ص ۱۴.

گردیزی، زین الاخبار، ۱۳۶۳ش، ص ۴۶۶.

امینی، عید الغدیر فی عہد الفاطمیین، ۱۳۷۶ش، ص ۶۴-۶۵.

نیک زاد طہرانی و حمزہ، تشیع و تاریخ اجتماعی ایرانیان در عصر صفوی ، ص ۱۳۱. لایحہ قانونی تعیین تعطیلات رسمی کشور، وبسایت مرکز پژوہش ہای مجلس شورای اسلامی. حال و ہوای نجف اشرف در عید غدیر و تعطیلی ۱۱۰ استان عراق ، خبر گزاری تسنیم.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ثعالبی، ثمارالقلوب، ۱۴۲۴ق، ص۵۱۱.

ابوریحان بیرونی، ص

۹۵التنبیہ والِاشراف، ص

۲۲۱کافی، ج۴، ص

۱۴۹بحارالانوار، ج۹۵، ص

۱۳۲۲ابن خلکان، ج۱، ص

۶۰ثعالبی، ص

۵۱۱خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیۃ، ج۸، ص ۲۸۴.

قمی، مفاتیح الجنان، ۱۸ذی الحجہ کے اعمال کے ذیل میں.

شہید اول، المزار، ۱۴۱۰ق، ص۶۴.

قمی، ذیل اعمال روز ۱۸ذوالحجہ

قمی، مفاتیح الجنان، ذیل اعمال روز ۱۸ذی الحجہ.

طوسی، تہذیب الاحکام، ۱۳۶۵ش، ج۳، ص ۱۴۳.

بحرانی، الحدائق الناضرۃ، مؤسسۃالنشر الاسلامی، ج۱۱، ص۸۷.

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خطبہ غدیر

ایک اھم مطلب کے لئے خداوند عالم کافرمان

میں اپنے لئے بندگی اور اس کے لئے ربوبیت کااقرار کرتا ہوں اوراپنے لئے اس کی ربوبیت کی گواھی دیتا ہوں اس کے پیغام وحی کو پہنچانا چاہتا ہوں کھیں ایسانہ ہوکہ کوتاھی کی شکل میں وہ عذاب نازل ہوجائے جس کادفع کرنے والا کوئی نہ ہواگرچہ بڑی تدبیر سے کام لیاجائے اوراس کی دوستی خالص ھے -اس خدائے وحدہ لاشریک نے مجھے بتایاکہ اگرمیں نے اس پیغام کونہ پہنچایاجواس نے علی کے متعلق مجھ پر نازل فرمایاھے تواس کی رسالت کی تبلیغ نھیں کی اوراس نے میرے لئے لوگوں کے شر سے حفاظت کی ضمانت لی ھے اور خداھمارے لئے کافی اور بہت زیادہ کرم کرنے والاھے -

اس خدائے کریم نے یہ حکم دیاھے: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم، یاایُّھاالرَّسُولُ بَلّغْ مٰااُنزلَ الیکَ منْ رَبکَ (فی عَلیٍّ یَعنی فی الْخَلافَةِ لعَلی بْن اَبی طالبٍ) وَانْ لَمْ تَفْعَلْ فَمٰابَلَّغْتَ رسٰالَتَہُ وَاللّٰہُ یَعْصمُکَ منَ النّٰاس

"اے رسول !جو حکم تمھاری طرف علی (ع) (یعنی علی بن ابی طالب کی خلافت) کے بارے میں نازل کیاگیاھے،اسے پہنچادو،اور اگر تم نے ایسانہ کیاتورسالت کی تبلیغ نھیں کی اور اللہ تمھیں لوگوں کے شرسے محفوظ رکھے گا "

ایھاالناس !میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتاھی نھیں کی اور میں اس آیت کے نازل ہونے کاسبب واضح کردینا چاہتاہوں :

جبرئیل تین بار میرے پاس خداوند سلام پروردگار (کہ وہ سلام ھے) کایہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ میں اسی مقام پر ٹھھر کر سفید و سیاہ کو یہ اطلاع دے دوں کہ علی بن ابی طالب (ع) میرے بھائی، وصی، جانشین اور میرے بعد امام ھیں ان کی منزل میرے لئے ویسی ھی ھے جیسے موسیٰ کے لئے ھارون کی تھی -فرق صرف یہ ھے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، وہ اللہ ورسول کے بعد تمھارے حاکم ھیں اوراس سلسلہ میں خدانے اپنی کتاب میں مجھ پر یہ آیت نازل کی ھے : انَّمٰاوَلیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ وَالَّذیْنَ آمَنُوْاالَّذیْنَ یُقیمُونَ الصَّلاٰةَ وَیُوتُونَ الزَّکٰاةَ وَھُمْ رٰاکعُونَ

"بس تمھاراولی اللہ ھے اوراس کارسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ھیں اور حالت رکوع میں زکوۃ اداکرتے ھیں" علی بن ابی طالب (ع) نے نماز قائم کی ھے اور حالت رکوع میں زکوۃ دی ھے وہ ھر حال میں رضاء الٰھی کے طلب گار ھیں -

میں نے جبرئیل کے ذریعہ خدا سے یہ گذارش کی کہ مجھے اس وقت تمھارے سامنے اس پیغام کو پہنچانے سے معذور رکھاجائے اس لئے کہ میں متقین کی قلّت اور منافقین کی کثرت، فساد برپا کرنے والے، ملامت کرنے والے اور اسلام کامذاق اڑانے والے منافقین کی مکاریوں سے باخبر ہوں، جن کے بارے میں خدانے صاف کہہ دیاھے کہ "یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ھیں جو ان کے دل میں نھیں ھے، اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ھیں حالانکہ پروردگار کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ھے" -اسی طرح منافقین نے بارھا مجھے اذیت پہنچائی ھے یھاں تک کہ وہ مجھے "اُذُنْ" " ھر بات پر کان دھرنے والا" کہنے لگے اوران کاخیال تھاکہ میں ایسا ھی ہوں چونکہ اس (علی) کے ھمیشہ میرے ساتھ رہنے، اس کی طرف متوجہ رہنے، اوراس کے مجھے قبول کرنے کی وجہ سے یھاں تک کہ خداوند عالم نے اس سلسلہ میں آیت نازل کی ھے :

وَمنْھُمُ الَّذیْنَ یُوذُونَ النَّبیَّ وَیَقُولُونَ ھُوَاُذُنٌ، قُلْ اُذُنُ عَلَی الَّذیْنَ یَزْعُمُونَ انَّہُ اُذُنٌ -خَیرٍلَکُمْ یُومنُ باللّٰہ وَیُومنُ للْمُومنیْنَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس مقام پر یہ بات بیان کر دینا ضروری ھے کہ "یُوٴمنُ باللّٰہ" "اللہ" "باء" کے ساتھ اور "یُو منُ للموٴمنِیْنَ" مومنین "لام کے ساتھ ان دونوں میں یہ فرق ھے کہ پھلے کا مطلب تصدیق کرنا اور دوسرے کا مطلب تواضع اور احترام کا اظھار کرنا ھے -

"اور ان میں سے بعض ایسے ھیں جو رسول کو ستاتے ھیں اور کہتے ھیں کہ یہ بس کان ھی (کان) ھیں (اے رسول) تم کھ دو کہ (کان تو ھیں مگر) تمھاری بھلائی) سننے) کے کان ھیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ھیں اور مومنین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ھیں"

ورنہ میں چاھوں تو "اُذُنٌ" کہنے والوں میں سے ایک ایک کا نام بھی بتا سکتا ھوں، اگر میں چاھوں تو ان کی طرف اشارہ کر سکتا ھوں اور اگر چاھوں تو تمام نشانیوں کے ساتھ ان کا تعارف بھی کرا سکتا ھوں، لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ھوں -

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضی خدا یھی ھے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کر دوں -

اس کے بعد آنحضرت (ص) اس آیت کی تلاوت فرمائی :

> یاایُّھَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مٰااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ (فِی حَقِّ عَلِیٍّ) وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمٰا بَلَّغْتَ رِسٰالَتَہُ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النّٰاسِ <

"اے رسول! جو حکم تمھاری طرف علی (ع) کے سلسلہ میں نازل کیا گیا ھے، اسے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسالت کی تبلیغ نھیں کی اور اللہ تمھیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا

بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا قانونی اعلان

لوگو! جان لو (اس سلسلہ میں خبر دار رھو اس کو سمجھو اور مطلع ھو جاوٴ) ھو کہ اللہ نے علی کو تمھارا ولی اور امام بنا دیا ھے اور ان کی اطاعت کو تمام مھاجرین، انصار اور نیکی میں ان کے تابعین اور ھر شھری، دیھاتی، عجمی، عربی، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، سیاہ، سفید پر واجب کر دیا ھے - ھر توحید پرست کیلئے ان کا حکم جاری، ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابل اطاعت ھے، ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ھے- جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اس کے گناھوں کو بخش دے گا

ایھا الناس! یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ھے لہٰذا میری بات سنو، اور اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کے حکم کو تسلیم کرو- اللہ تمھارا رب، ولی اور پروردگار ھے اور اس کے بعد اس کا رسول محمد (ص) تمھارا حاکم ھے جو آج تم سے خطاب کر رھا ھے- اس کے بعد علی تمھارا ولی اور بحکم خدا تمھارا امام ھے اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تمھارے خدا اور رسول سے ملاقات کے دن تک باقی رھے گی -

حلال وھی ھے جس کو اللہ، رسول اور انھوں (بارہ ائمہ) نے حلال کیا ھے اور حرام وھی ھے جس کو اللہ، رسول اور ان بارہ اماموں نے تم پر حرام کیا ھے- اللہ نے مجھے حرام و حلال کی تعلیم دی ھے اور اس نے اپنی کتاب اور حلال و حرام میں سے جس چیز کا مجھے علم دیا تھا وہ سب میں نے اس (علی (ع)) کے حوالہ کر دیا -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایھاالناس علی (ع) کو دوسروں پر فضیلت دو خداوند عالم نے ھر علم کا احصاء ان میں کر دیا ھے اور کوئی علم ایسا نھیں ھے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا سب میں نے علی (ع) کے حوالہ کر دیا ھے۔ وہ امام مبین ھیں اور خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ھے :

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ" ھم نے ھر چیز کا احصاء امام مبین میں کر دیا ھے "

ایھالناس ! علی (ع) سے بھٹک نہ جانا، ان سے بیزار نہ ہو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دینا کہ وھی حق کی طرف ھدایت کرنے والے، حق پر عمل کرنے والے، باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ھیں، انھیں اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نھیں ہوتی ۔

وہ سب سے پھلے اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اپنے جی جان سے رسول پر قربان تھے وہ اس وقت رسول کے ساتھ تھے جب لوگوں میں سے ان کے علاوہ کوئی عبادت خدا کرنے والا نہ تھا (انھوں نے لوگوں میں سب سے پھلے نماز قائم کی اور میرے ساتھ خدا کی عبادت کی ھے میں نے خداوند عالم کی طرف سے ان کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا تو وہ بھی اپنی جان فدا کرتے ہوئے میرے بستر پر سو گئے ۔

ایھاالناس ! انھیں افضل قرار دو کہ انھیں اللہ نے فضیلت دی ھے اور انھیں قبول کرو کہ انھیں اللہ نے امام بنایا ھے ۔

ایھاالناس ! وہ اللہ کی طرف سے امام ھیں اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ہو گی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ھے بلکہ اللہ یقینا اس امر پر مخالفت کرنے والے کے ساتھ ایسا کرے گا اور اسے ھمیشہ ھمیشہ کے لئے بدترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت سے بچو کھیں ایسا نہ ہو کہ اس جہنم میں داخل ہو جاو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ھیں اور جس کو کفار کے لئے مھیا کیا گیا ھے ۔

ایھاالناس ! خدا کی قسم تمام انبیاء علیھم السلام و مرسلین نے مجھے بشارت دی ھے اور میں خاتم الانبیاء و المرسلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کے لئے حجت پروردگار ہوں جو اس بات میں شک کرے گا وہ گذشتہ زمانہ جاھلیت جیسا کافر ہو جائے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک قرار دیدیا اور جس نے ھمارے کسی ایک امام کے سلسلہ میں شک کیا اس نے تمام اماموں کے بارے میں شک کیا اور ھمارے بارے میں شک کرنے والے کا انجام جہنم ھے ۔

اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ھے کہ شاید "جاھلیت اول کے کفر" سے دور جاھلیت کے کفر کے درجہ میں سے شدید ترین درجہ ھے ۔

ایھاالناس ! اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ھے یہ اس کا کرم اور احسان ھے ۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نھیں ھے اور وہ میری طرف سے تا ابد اور ھر حال میں اسکی حمد و سپاس ھے ۔

ایھاالناس ! علی (ع) کی فضیلت کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ھر مرد و زن سے افضل و برتر ھے جب تک اللہ رزق نازل کر رھا ھے اور اس کی مخلوق باقی ھے۔ جو میری اس بات کو رد کرے اور اس کی موافقت نہ کرے وہ ملعون ھے ملعون ھے اور مغضوب ھے مغضوب ھے۔ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ھے کہ پروردگار کا ارشاد ھے کہ جو علی سے دشمنی کرے گا اور انھیں اپنا حاکم تسلیم نہ کرے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ھے ۔ لہٰذا ھر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا مھیا کیا ھے ۔اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو۔ کھیں ایسا نہ ہو کہ راہ حق سے قدم پھسل جائیں اور اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ھے ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایھاالناس ! علی)ع) وہ جنب اللہ ھیں جن کا خداوند عالم نے اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ھے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے بارے میں فرمایا ھے > :اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یاحَسْرَتَا عَلٰی مَافَرَّطْتُ فِی جَنْبِ اللّٰہِ <ھائے افسوس کہ میں نے جنب خدا کے حق میں بڑی کوتاھی کی ھے "

ایھاالناس ! قرآن میں فکر کرو، اس کی آیات کو سمجھو، محکمات میں غور وفکر کرو اور متشابھات کے پیچھے نہ پڑو- خدا کی قسم قرآن مجید کے باطن اور اس کی تفسیر کو اس کے علاوہ اور کوئی واضح نہ کرسکے گا -

جس کا ھاتھ میرے ھاتھ میں ھے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ھے اور جس کے بارے میں یہ بتارھاھوں کہ جس کا میں مولا ھوں اس کا یہ علی (ع) مولا ھے- یہ علی بن ابی طالب (ع) میرا بھائی ھے اور وصی بھی- اس کی ولایت کا حکم اللہ کی طرف سے ھے جو مجھ پر نازل ہوا ھے -

ایھاالناس ! علی (ع) اوران کی نسل سے میری پاکیزہ اولاد ثقل اصغر ھیں اور قرآن ثقل اکبر ھے ان میں سے ھر ایک دوسرے کی خبر دیتا ھے اور اس سے جدا نہ ہوگا یھاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہوں گے جان لو! میرے یہ فرزند مخلوقات میں خدا کے امین اور زمین میں خدا کے حکام ھیں -

آگاہ ہو جاوٴ میں نے میں نے ادا کردیا میں نے پیغام کو پہنچا دیا-میں نے بات سنادی، میں نے حق کو واضح کردیا، آگاہ ہو جاوٴ جو اللہ نے کھا وہ میں نے دھرا دیا- پھر آگاہ ہو جاوٴ کہ امیر المومنین میرے اس بھائی کے علاوہ کوئی نھیں ھے اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کے لئے سزاوار نھیں ھے -

پیغمبر اکرم (ص) کے ھاتھوں پر امیر المومنین علیہ السلام کا تعارف

اس کے بعد علی (ع) کو اپنے ھاتھوں پر بازو پکڑ کر بلند کیا یہ اس وقت کی بات ھے جب حضرت علی علیہ السلام منبر پر پیغمبر اسلام (ص) سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوئے تھے اور آنحضرت (ص) کے دائیں طرف مائل تھے گویا دونوں ایک ھی مقام پر کھڑے ہوئے ھیں -

اس کے بعد پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا اور ان کے دونوں ھاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور علی (ع) کو اتنا بلند کیا کہ آپ (ع) کے قدم مبارک آنحضرت (ص) کے گھٹنوں کے برابر آگئے-اس کے بعد آپ (ص) نے فرمایا :

ایھاالناس ! یہ علی (ع) میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن اور میری امت میں سے مجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے میرا خلیفہ ھے اور کتاب خدا کی تفسیر کی رو سے بھی میرا جانشین ھے یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا، اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والا، اس کے دشمنوں سے جھاد کرنے والا، اس کی اطاعت- پر ساتھ دینے والا، اس کی معصیت سے روکنے والا -

یہ اس کے رسول کا جانشین اور مومنین کا امیر، ھدایت کرنے والا امام ھے اور ناکثین (بیعت شکن) قاسطین (ظالم) اور مارقین (خارجی افراد) سے جھاد کرنے والا ھے -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم فرماتا ھے : مَایُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ " میرے پاس بات میں تبدیلی نھیں ہوتی ھے "خدایا تیرے حکم سے کہہ رھا ہوں- خدایا علی (ع) کے دوست کو دوست رکھنااور علی (ع) کے دشمن کو دشمن قرار دینا، جو علی (ع) کی مدد کرے اس کی مدد کرنااور جو علی (ع) کو ذلیل ورسواکرے تواس کو ذلیل ورسواکرناان کے منکر پر لعنت کرنااور ان کے حق کاانکار کرنے والے پر غضب نازل کرنا -

پروردگارا ! تونے اس مطلب کو بیان کرتے وقت اور آج کے دن علی (ع) کو تاج ولایت پہناتے وقت علی (ع) کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی :

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلاٰمَ دِیْناً

"آج میں نے دین کو کامل کر دیا، نعمت کو تمام کر دیااور اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیدیا "

وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الاِسْلاٰمِ دِیْناًفَلَنْ یُقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَفِی الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

"اور جواسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جائے گااور وہ شخص آخرت میں خسارہ والوں میں ہو گا "

پروردگارامیں تجھے گواہ قرار دیتاہوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کردی -

مسئلہ امامت پر امت کی توجہ پر زور دینا

ایھاالناس ! اللہ نے دین کی تکمیل علی (ع) کی امامت سے کی ھے - لہٰذا جو علی)ع) اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا - اس کے دنیاوآخرت کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے وہ جہنم میں ھمیشہ ھمیشہ رھے گا- ایسے لوگوں کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہو گی اور نہ انھیں مھلت دی جائے گی -

ایھاالناس ! یہ علی (ع) ھے تم میں سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا، تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب تراور میری نگاہ میں عزیز تر ھے - اللہ اور میں دونوں اس سے راضی ھیں - قرآن کریم میں جو بھی رضا کی آیت ھے وہ اسی کے بارے میں ھے اور جھاں بھی یاایھاالذین آمنوا کھا گیاھے اس کا پھلا مخاطب یھی ھے قرآن میں ھر آیت مدح اسی کے بارے میں ھے - سورہ ھل اتیٰ میں جنت کی شھادت صرف اسی کے حق میں دی گئی ھے اور یہ سورہ اس کے علاوہ کسی غیر کی مدح میں نازل نھیں ہوا ھے -

ایھاالناس ! یہ دین خداکامددگار، رسول خدا (ص) ۵۵ سے دفاع کرنے والا، متقی، پاکیزہ صفت، ھادی اور مھدی ھے - تمھارانبی سب سے بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ھے اور اس کی اولاد بہترین اوصیاء ھیں -

ایھاالناس ! ھر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہوتی ھے اور میری ذریت علی (ع) کے صلب سے ھے

ایھاالناس ! ابلیس نے حسد کر کے آدم کو جنت سے نکلوادیا لہٰذا خبر دار تم علی سے حسد نہ کرنا کہ تمھارے اعمال برباد ہو جائیں، اور تمھارے قدموں میں لغزش پیدا ہو جائے، آدم صفی اللہ ہونے کے باوجود ایک ترک اولیٰ پر زمین میں بھیج دئے گئے تو تم کیا ہو اور تمھاری کیا حقیقت ھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۔تم میں دشمنان خدا بھی پائے جاتے ھیں یاد رکھو علی کا دشمن صرف شقی ہو گا اور علی کا دوست صرف تقی ہو گا اس پر ایمان رکھنے والا صرف مومن مخلص ھی ہو سکتا ھے اور خدا کی قسم علی (ع) کے بارے میں ھی سورہ عصر نازل ہوا ھے ۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم وَالعَصر انَّ الانسان لفی خُسر

"بنام خدائے رحمان ورحیم ۔ قسم ھے عصر کی ، بیشک انسان خسارہ میں ھے " مگر علی (ع) جو ایمان لائے اور حق اور صبر پر راضی ہوئے ۔

ایھا الناس ! میں نے خدا کو گواہ بنا کر اپنے پیغام کو پہنچا دیا اور رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نھیں ھے ۔ ایھا الناس ! اللہ سے ڈرو ، جو ڈرنے کا حق ھے اور خبر دار ! اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ ہو جاؤ ۔

منافقوں کی کارشکنیوں کی طرف اشارہ

ایھا الناس ! "اللہ ، اس کے رسول (ص) اور اس نور پر ایمان لاو جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ھے ۔ قبل اس کے کہ خدا کچھ چھروں کو بگاڑ کر انھیں پشت کی طرف پھیر دے یا ان پر اصحاب سبت کی طرح لعنت کرے "

جملہ " جو شخص اپنے دل میں علی (ع) سے محبت اور بغض کے مطابق عمل کرتا ھے " کی آٹھویں حصہ کے دوسرے جزء میں وضاحت کی جائے گی ۔

خدا کی قسم اس آیت سے میرے اصحاب کی ایک قوم کا قصد کیا گیا ھے کہ جن کے نام و نسب سے میں آشنا ہوں لیکن مجھے ان سے پردہ پوشی کرنے کا حکم دیا گیا ھے ۔ پس ھر انسان اپنے دل میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت یا بغض کے مطابق عمل کرتا ھے ۔

ایھا الناس ! نور کی پھلی منزل میں ہوں میرے بعد علی (ع) اور ان کے بعد ان کی نسل ھے اور یہ سلسلہ اس مھدی قائم تک برقرار رھے گا جو اللہ کا حق اور ھمارا حق حاصل کرے گا چونکہ اللہ نے ھم کو تمام مقصرین ، معاندین ، مخالفین ، خائنین ، آثمین اور ظالمین کے مقابلہ میں اپنی حجت قرار دیا ھے ۔

ایھا الناس ! میں تمھیں باخبر کرنا چاہتا ہوں کہ میں تمھارے لئے اللہ کا نمائندہ ہوں جس سے پھلے بہت سے رسول گذر چکے ھیں ۔ تو کیا میں مر جاوں یا قتل ہو جاوں تو تم اپنے پرانے دین پر پلٹ جاو گے ؟ تو یاد رکھو جو پلٹ جائے گا وہ اللہ کا کوئی نقصان نھیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ھے ۔ آگاہ ہو جاو کہ علی (ع) کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ھے اور ان کے بعد میری اولاد کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ھے ۔ جو ان کے صلب سے ھے ۔

ایھا الناس ! مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ خدا پر بھی احسان نہ سمجھو کہ وہ تمھارے اعمال کو نیست و نابود کر دے اور تم سے ناراض ہو جائے ، اور تمھیں آگ اور " پگھلے ہوئے " تانبے کے عذاب میں مبتلا کر دے تمھارا پروردگار مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ہوئے ھے ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آنحضرت (ص) نے "پھلے صحیفہ ملعونہ" کی طرف اشارہ فرمایا ھے جس پر منافقین کے پانچ بڑے افراد نے حجۃالوداع کے موقع پر کعبہ میں دستخط کئے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ پیغمبر اکرم (ص) کے بعد خلافت ان کے اھل بیت علیھم السلام تک نھیں پہنچنی چاہئے اس سلسلہ میں اس کتاب کے تیسرے حصہ کے دوسرے جزء کی طرف رجوع کیجئے "

ایھاالناس ! عنقریب میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور قیامت کے دن ان کا کوئی مدد گار نہ ہوگا۔اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بیزار ھیں -

ایھاالناس ! یہ لوگ اور ان کے اتباع وانصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ہوں گے اور یہ متکبر لوگوں کا بدترین ٹھکانا ھے ۔آگاہ ہو جاو کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ ھیں لہٰذا تم میں سے ھر ایک اپنے صحیفہ پر نظر رکھے -

راوی کہتا ھے : جس وقت پیغمبر اکرم (ص) نے اپنی زبان مبارک سے "صحیفہ ملعونہ" کا نام ادا کیا اکثر لوگ آپ کے اس کلام کا مقصد نہ سمجھ سکے اور اذھان میں سوال ابھرنے لگے صرف لوگوں کی قلیل جماعت آپ کے اس کلام کا مقصد سمجھ پائی -

ایھاالناس !آگاہ ہو جاو کہ میں خلافت کو امامت اور وراثت کے طور پر قیامت تک کے لئے اپنی اولاد میں امانت قرار دے کر جارھا ہوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھامیں نے اس کی تبلیغ کر دی ھے تا کہ ھر حاضر و غائب، موجود و غیر موجود، مولود و غیر مولود سب پر حجت تمام ہو جائے۔ اب حاضر کا فریضہ ھے کہ قیامت تک اس پیغام کو غائب تک اور ماں باپ اپنی اولاد کے حوالہ کرتے رھیں -

میرے بعد عنقریب لوگ اس امامت (خلافت) کو باشاہت سمجھ کر غصبی غصب کر لیں گے ، خدا غاصبین اور تجاوز کرنے والوں پر لعنت کرے - یہ وہ وقت ہو گا جب (اے جن وانس تم پر عذاب آئے گا آگ اور (پگھلے ہوئے (تانبے کے شعلے برسائے جائیں گے جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہو گا -

ایھاالناس !اللہ تم کو انھیں حالات میں نہ چھوڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر ایھاالناس ! کوئی قریہ ایسا نھیں ھے مگر یہ کہ اللہ (اس میں رہنے والوں کو آیات الٰھی کی تکذیب کی بنا پر) ھلاک کر دے گا اور اسے حضرت مھدی کی حکومت کے زیر سلطہ لے آئے گا یہ اللہ کا وعدہ ھے اور اللہ صادق الوعد ھے -

ایھاالناس !تم سے پھلے اکثر لوگ ھلاک ہو چکے ھیں اور اللہ ھی نے ان لوگوں کو ھلاک کیا ھے اور وھی بعد والوں کو ھلاک کرنے والا ھے ۔ خداوند عالم کا فرمان ھے :

اَلَمْ نُھلِکَ الْاَوَّلِینَ، ثُمَّ نُتْبِعُھُمُ الْآخِرِینَ، کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِینَ، وَیلٌ یَومَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِینَ

"کیا ھم نے ان کے پھلے والوں کو ھلاک نھیں کر دیا ھے پھر دوسرے لوگوں کو بھی انھیں کے پیچھے لگادیں گے ھم مجرموں کے ساتھ اسی طرح کا برتاو کرتے ھیں اور آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ھی بربادی ھے "

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایھا الناس !اللہ نے مجھے امر و نھی کی ھدایت کی ھے اور میں نے اللہ کے حکم سے علی (ع) کو امر و نھی کیا ھے- وہ امر و نھی الٰھی سے باخبر ھیں- ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلامتی پاو، ان کی پیروی کرو تاکہ ھدایت پاوان کے روکنے پر رک جاوتاکہ راہ راست پر آجاو-ان کی مرضی پر چلو اور مختلف راستے تمھیں اس کی راہ سے منحرف کردیں گے -

اھل بیت علیھم السلام کے پیروکار اور ان کے دشمن

میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کی اتباع کا خدانے حکم دیا ھے- پھر میرے بعد علی (ع) ھیں اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ھے یہ سب وہ امام ھیں جو حق کے ساتھ ھدایت کرتے ھیں اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ھیں -

اس کے بعد آنحضرت (ص) نے اس طرح فرمایا> : بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین < - - - سورہ الحمد کی تلاوت کے بعد آپ نے اس طرح فرمایا :

خدا کی قسم یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے بارے میں نازل ہوا ھے، اس میں اولاد کے لئے عمومیت بھی ھے اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی ھے- یھی خدا کے دوست ھیں جن کے لئے نہ کوئی خوف ھے اور نہ کوئی حزن ! یہ حزب اللہ ھیں جو ھمیشہ غالب رہنے والے ھیں -

آگاہ ہو جاوکہ دشمنان علی ھی اھل تفرقہ، اھل تعدی اور برادران شیطان ھیں جو اباطیل کو خواہشات نفسانی کی وجہ سے ایک دوسرے تک پھونچاتے ھیں -

آگاہ ہو جاوکہ ان کے دوست ھی مومنین برحق ھیں جن کا ذکر پروردگار نے اپنی کتاب میں کیا ھے :

لَاتَجِدُ قَوْمًا یُوٴْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ وَلَوْ کَانُوْا آبَائَھُمْ اَوْاَبْنَائَھُمْ اَوْاِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ ،اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ -

"آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جو قوم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی ھے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رھی ھے جو اللہ اور رسول سے دشمنی کرنے والے ھیں چاھے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرۃ اور قبیلہ والے ھی کیوں نہ ہوں اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ھے "

آگاہ ہو جاوکہ ان (اھل بیت) کے دوست ھی وہ افراد ھیں جن کی توصیف پروردگار نے اس انداز سے کی ھے : اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبَسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُوْلٰئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُھْتَدُوْنَ

"جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نھیں کیا انھیں کے لئے امن ھے اور وھی ھدایت یافتہ ھیں "

آگاہ ہوجاؤکہ ان کے دوست وھی ھیں جو ایمان لائے ھیں اور شک میں نھیں پڑے ھیں -

آگاہ ہو جاوکہ ان کے دوست ھی وہ ھیں جو جنت میں امن و سکون کے ساتھ داخل ہوں گے اور ملائکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاھر ہو، لٰھذا جنت میں ھمیشہ ھمیشہ کے لئے داخل ہو جاو "

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آگاہ ہو جاو کہ ان کے دوست ھی وہ ھیں جن کے لئے جنت ھے اور انھیں جنت میں بغیر حساب رزق دیا جائیگا -

آگاہ ہو جاو کہ ان (اھل بیت) کے دشمن ھی وہ ھیں جو آتش جہنم کے شعلوں یں داخل ہوں گے -

آگاہ ہو جاو کہ ان کے دشمن وہ ھیں جو جہنم کی آواز اُس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک رھے ہوں گے اور وہ ان کو دیکھیں گے -

آگاہ ہو جاو کہ ان کے دشمن وہ ھیں جن کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ھے :

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَعَنَتْ اُخْتَهَا - - -

"جہنم میں) داخل ہونے والا ھر گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا " - - -

آگاہ ہو جاو کہ ان کے دشمن ھی وہ ھیں جن کے بارے میں پروردگار کا فرمان ھے :

كُلَّمَا اُلْقِیَ فِيهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاتِكُمْ نَذِيرٌ. قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَ نَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِی ضَلَالٍ كَبِيرٍ .---اَلَا فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ

"جب کوئی گروہ داخل جہنم ہو گا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نھیں آیا تھا؟ تو وہ کھیں گے آیا تو تھا لیکن ھم نے اسے جھٹلا دیا اور یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نھیں کیا ھے تم لوگ خود بہت بڑی گمراھی میں مبتلا ہو---آگاہ ہو جاؤ تو اب جہنم والوں کے لئے تو رحمت خدا سے دوری ھی دوری ھے "

آگاہ ہو جاو کہ ان کے دوست ھی وہ ھیں جو اللہ سے از غیب ڈرتے ھیں اور انھیں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ھے -

ایھا الناس ! دیکھو آگ کے شعلوں اور اجر عظیم کے مابین کتنا فاصلہ ھے -

ایھا الناس ! ھمارا دشمن وہ ھے جس کی اللہ نے مذمت کی اور اس پر لعنت کی ھے اور ھمارا دوست وہ ھے جس کی اللہ نے تعریف کی ھے اور اس کو دوست رکھتا ھے -

ایھا الناس ! آگاہ ہو جاو کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علی (ع) بشارت دینے والے ھیں -

ایھا الناس ! میں انذار کرنے والا اور علی (ع) ھدایت کرنے والے ھیں -

ایھا الناس ! میں پیغمبر ہوں اور علی (ع) میرے جانشین ھیں -

ایھا الناس ! آگاہ ہو جاو میں پیغمبر ہوں اور علی (ع) میرے بعد امام اور میرے وصی ھیں اور ان کے بعد کے امام ان کے فرزند ھیں آگاہ ہو جاو کہ میں ان کا باپ ہوں اور وہ اس کے صلب سے پیدا ہونگے -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت مھدی ع

یاد رکھو کہ آخری امام ھمارا ھی قائم مھدی ھے، وہ ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ھے، وھی قلعوں کو فتح کرنے والا اور ان کو منھدم کرنے والا ھے، وھی مشرکین کے ھر گروہ پر غالب اور ان کی ھدایت کرنے والا ھے -

آگاہ ہو جاؤ وھی اولیاء خدا کے خون کا انتقام لینے والا اور دین خدا کا مدد گار ھے جان لو ! کہ وہ عمیق سمندر سے استفادہ کرنے والا ھے -

عمیق دریا سے مراد میں چند احتمال پائے جاتے ھیں، منجملہ دریائے علم الٰھی، یا دریائے قدرت الٰھی، یا اس سے مراد قدرتوں کا وہ مجموعہ ھے جو خداوند عالم نے امام علیہ السلام کو مختلف جہتوں سے عطا فرمایا ھے ”

وھی ھر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ھر جاھل پر اس کی جھالت کا نشانہ لگانے والا ھے -

آگاہ ہو جاو کہ وھی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ھے، وھی ھر علم کا وارث اور اس پر احاطہ رکھنے والا ھے -

آگاہ ہو جاؤ وھی پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور آیات الٰھی کو بلند کرنے والا ھے وھی رشید اور صراط مستقیم پر چلنے والا ھے اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ھے -

اسی کی بشارت دور سابق میں دی گئی ھے - وھی حجت باقی ھے اور اس کے بعد کوئی حجت نھیں ھے، ھر حق اس کے ساتھ ھے اور ھر نور اس کے پاس ھے، اس پر کوئی غالب آنے والا نھیں ھے وہ زمین پر خدا کا حاکم، مخلوقات میں اس کی طرف سے حَکَم اور خفیہ اور علانیہ ھر مسئلہ میں اس کا امین ھے -

بیعت کی وضاحت

ایھا الناس ! میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا، اب میرے بعد یہ علی تمھیں سمجھائیں گے

آگاو ہو جاو ! کہ میں تمھیں خطبہ کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پھلے میرے ھاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو، اس کے بعد ان کے ھاتھ پر بیعت کرو، میں نے اللہ کے ساتھ بیعت کی ھے اور علی (ع) نے میری بیعت کی ھے اور میں خداوند عالم کی جانب سے تم سے علی (ع) کی بیعت لے رھا ہوں (خدا فرماتا ھے > : (انَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُوْتِیْہِ اَجْراً عَظِیْماً <

”بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ھیں وہ در حقیقت اللہ کی بیعت کرتے ھیں اور ان کے ھاتھوں کے اوپر اللہ ھی کا ھاتھ ھے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ھے وہ اپنے ھی خلاف اقدام کرتا ھے اور جو عھد الٰھی کو پورا کرتا ھے خدا اسی کو اجر عظیم عطا کرے گا ”

حلال و حرام، واجبات اور محرمات

ایھا الناس ! یہ حج اور عمرہ اور یہ صفا و مروہ سب شعائر اللہ ھیں (خداوند عالم فرماتا ھے :

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَمَن حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا" - - -لہٰذا جو شخص بھی حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی حرج نھیں ھے کہ وہ ان دونوں پھاڑیوں کا چکر لگائے "

ایھاالناس ! خانہ خدا کا حج کرو جو لوگ یھاں آجاتے ھیں وہ بے نیاز ہو جاتے ھیں خوش ہوتے ھیں اور جو اس سے الگ ہو جاتے ھیں وہ محتاج ہو جاتے ھیں -

ایھاالناس ! کوئی مومن کسی موقف (عرفات، مشعر، منی) میں وقوف ۵ ھیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کر دیتا ھے، لہٰذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے

ایھاالناس ! حجاج کی مدد کی جاتی ھے اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معاوضہ دیا جاتا ھے اور اللہ محسنین کے اجر کو ضائع نھیں کرتا ھے -

ایھاالناس ! پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو، اور جب وہ مقدس مقامات سے واپس ہو تو مکمل توبہ اور ترک گناہ کے ساتھ -

ایھاالناس ! نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو جس طرح اللہ نے تمھیں حکم دیا ھے اگر وقت زیادہ گذر گیا ھے اور تم نے کوتاھی و نسیان سے کام لیا ھے تو علی (ع) تمھارے ولی اور تمھارے لئے بیان کرنے والے ھیں جن کو اللہ نے میرے بعد اپنی مخلوق پر امین بنایا ھے اور میرا جانشین بنایا ھے وہ مجھ سے ھے اور میں اس سے ہوں -

وہ اور جو میری نسل سے ھیں وہ تمھارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نھیں جانتے ہو سب بیان کر دیں گے -

آگاہ ہو جاو کہ حلال و حرام اتنے زیادہ ھیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نھیں ھے- مجھے اس مقام پر تمام حلال و حرام کی امر و نھی کرنے اور تم سے بیعت لینے کا حکم دیا گیا ھے اور تم سے یہ عھد لے لوں کہ جو پیغام علی (ع) اور ان کے بعد کے ائمہ کے بارے میں خدا کی طرف سے لایا ہوں، تم ان سب کا اقرار کر لو کہ یہ سب میری نسل اور اس (علی (ع)) سے ھیں اور امامت صرف انھیں کے ذریعہ قائم ہو گی ان کا آخری مھدی ھے جو قیامت تک حق کے ساتھ فیصلہ کرتا رھے گا "

ایھاالناس ! میں نے جس جس حلال کی تمھارے لئے رہنمائی کی ھے اور جس جس حرام سے روکا ھے کسی سے نہ رجوع کیا ھے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کی ھے لہٰذا تم اسے یاد رکھو اور محفوظ کر لو، ایک میں پھر اپنے لفظوں کی تکرار کرتا ہوں : نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، نیکیوں کا حکم دو، برائیوں سے روکو -

اور یہ یاد رکھو کہ امر بالمعروف کی اصل یہ ھے کہ میری بات کی تہہ تک پہنچ جاو اور جو لوگ حاضر نھیں ھیں ان تک پہنچاو اور اس کے قبول کرنے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو اس لئے کہ یھی اللہ کا حکم ھے اور یھی میرا حکم بھی ھے اور امام معصوم کو چھوڑ کر نہ کوئی امر بالمعروف ہو سکتا ھے اور نہ نھی عن المنکر -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایھاالناس ! قرآن نے بھی تمھیں سمجھایا ھے کہ علی (ع) کے بعد امام ان کے فرزند ھیں اور میں نے تم کو یہ بھی سمجھا دیا ھے کہ یہ سب میری اور علی کی نسل سے ھیں جیسا کہ پرور دگار نے فرمایا ھے :

وَجَعَلَھَا کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ

"اللہ نے (امامت) انھیں کی اولاد میں کلمہ باقیہ قرار دیا ھے"اور میں نے بھی تمھیں بتادیا ھے کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رھو گے ھر گز گمراہ نہ ھو گے

ایھاالناس ! تقویٰ اختیار کرو تقویٰ۔ قیامت سے ڈرو جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ھے :

اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

"زلزلہ قیامت بڑی عظیم شی ھے "

موت ، قیامت ، حساب ، میزان ، اللہ کی بارگاہ کا محاسبہ ، ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وھاں نیکیوں پر ثواب ملتا ھے اور برائی کرنے والے کا جنت میں کوئی حصہ نھیں ھے ۔

قانونی طور پر بیعت لینا

ایھاالناس ! تمھاری تعداد اتنی زیادہ ھے کہ ایک ایک میرے ھاتھ پر ھاتھ مار کر بیعت نھیں کر سکتے ھو۔لہٰذا اللہ نے مجھے حکم دیا ھے کہ میں تمھاری زبان سے علی (ع) کے امیر المو منین ھونے اور ان کے بعد کے ائمہ جوان کے صلب سے میری ذریت ھیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں اور میں تمھیں بتا چکا ھوں کہ میرے فرزندان کے صلب سے ھیں ۔

لہٰذا تم سب مل کر کھو : ھم سب آپ کی بات سننے والے ، اطاعت کرنے والے ، راضی رہنے والے اور علی (ع) اور اولاد علی (ع) کی امامت کے بارے میں جو پرور دگار کا پیغام پہنچایا ھے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ھیں ۔ھم اس بات پر اپنے دل ، اپنی روح ، اپنی زبان اور اپنے ھاتھوں سے آپ کی بیعت کر رھے ھیں اسی پر زندہ رھیں گے ، اسی پر مریں گے اور اسی پر دوبارہ اٹھیں گے ۔نہ کوئی تغیر و تبدیلی کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ھوں گے ، نہ عھد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو توڑیں گے ۔

اور جن کے متعلق آپ نے فرمایا ھے کہ وہ علی امیر المو منین اور ان کی اولاد ائمہ آپ کی ذرّیت میں سے ھیں ان کی اطاعت کریں گے ۔جن میں سے حسن و حسین ھیں اور ان کے بعد جن کو اللہ نے یہ منصب دیا ھے اور جن کے بارے میں ھم سے ھمارے دلوں ، ھماری جانوں ھماری زبانوں ھمارے ضمیروں اور ھمارے ھاتھوں سے عھد و پیمان لے لیا گیا ھے ھم اس کا کوئی بدل پسند نھیں کریں گے ،اور اس میں خدا ھمارے نفسوں میں کوئی تغیر و تبدل نھیں دیکھے گا ۔

ھم ان مطالب کو آپ کے قول مبارک کے ذریعہ اپنے قریب اور دور سبھی اولاد اور رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے اور ھم اس پر خدا کو گواہ بناتے ھیں اور ھماری گواھی کے لئے اللہ کافی ھے اور آپ بھی ھمارے گواہ ھیں ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایھاالناس !اللہ سے بیعت کرو، علی)ع) امیر المومنین ہونے اور حسن و حسین اور ان کی نسل سے باقی ائمہ کی امامت کے عنوان سے بیعت کرو۔جو غداری کرے گااسے اللہ ھلاک کردے گااور جو وفا کرے گااس پر رحمت نازل کرے گااور جو عھد کو توڑدے گاوہ اپنا ھی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے باندھے ہوئے عھد کو وفا کرے گاخداوند عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عید مباہلہ

مباہلہ کے معنی ایک دوسرے پر لعن و نفرین کرنے کے ہیں۔ دو افراد یا دو گروہ جو اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہوں، بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہیں کہ خداوند متعال جھوٹے پر لعنت کرے تاکہ سب کے سامنے واضح ہو جائے کہ کون حق پر ہے۔

چنانچہ پیغمبر اسلامؐ نے نجران کے نصاریٰ کو مباہلہ کی تجویز دی جسے انہوں نے قبول تو کر لیا لیکن مقررہ وقت پر مباہلے سے پیچھے ہٹ گئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ پیغمبرؐ اپنے قریبی ترین افراد یعنی اپنی بیٹی، فاطمہ زہراؑ، اپنے داماد امام علیؑ، اپنے نواسے حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لے کر آئے ہیں اور یہ امر آپؐ کی صداقت اور سچائی کی علامت قرار پایا۔ یوں رسول اللہؐ اس مباہلہ میں کامیاب ہوئے۔ شیعہ عقائد کی رو سے نصاریٰ نجران اور رسول خداؐ کے درمیان پیش آنے والا واقعۂ مباہلہ نہ صرف نبی اکرمؐ کی رسالت کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے بلکہ آپؐ کے ساتھ آنے والے افراد کی فضیلت خاصہ پر بھی دلالت کرتا ہے کیونکہ آپؐ نے تمام اصحاب اور اعزاء و اقارب کے درمیان اپنے قریبی ترین افراد کو مباہلے کے لئے منتخب کرکے دنیا والوں کو ان کا اس انداز سے تعارف کرایا ہے۔ یہ واقعہ ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۹ ہجری کو رونما ہوا، اور قرآن کریم کی سورہ آل عمران آیت نمبر ۶۱ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لغوی معنی

"مباہلہ" کے لغوی معنی ایک دوسرے پر لعن و نفرین کرنے کے ہیں[۱] "بہلہ اللہ" یعنی اس پر لعنت کرے اور اپنی رحمت سے دور کرے۔[۲] لفظ "مباہلہ" مفہوم کے حوالے سے آیت مباہلہ سے ماخوذ ہے۔[۳]

اصطلاحی معنی

ابتہال کے معنی میں دو اقوال ہیں: ا۔ ایک دوسرے پر لعن کرنا، اگر دو افراد کے درمیان ہو؛ ۲۔ کسی کی ہلاکت کی نیت سے بددعا کرنا۔[۴]

مباہلہ کے معنی ایک دوسرے پر لعن و نفرین کرنے کے ہیں۔ دو افراد یا دو گروہ جو اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں، دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں بارگاہ الہی میں التجا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی جھوٹے پر لعنت کرے تا کہ سب کے سامنے واضح ہو جائے کہ کونسا فریق حق بجانب ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آیت مباھلہ

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءنَا وَأَبْنَاءکُمْ وَنِسَاءنَا وَنِسَاءکُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةُ اللّهِ عَلَى الْکَاذِبِینَ

ترجمہ: چنانچہ اب آپ کو علم (اور وحی) پہنچنے کے بعد، جو بھی اس (حضرت عیسیٰؑ) کے بارے میں آپ سے کٹ حجتی کرے، تو کہہ دیجیے کہ آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں، اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں، اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو، بلالیں، پھر التجا کریں اور اللہ کی لعنت قرار دیں جھوٹوں پر۔

سورہ آل عمران آیت 61

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیعہ اور سنی مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت رسول اکرمؐ کے ساتھ نجران کے نصاریٰ کے مناظرے کی طرف اشارہ کرتی ہے؛ کیونکہ نصاریٰ (عیسائیوں) کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ تین اقانیم میں سے ایک اقنوم خطا در حوالہ :

ہے؛ وہ عیسیٰؑ کے بارے میں قرآن کریم کی وحیانی توصیف سے متفق نہیں تھے جو انہیں خدا کا پارسا بندہ اور نبی سمجھتا ہے؛ حتی کہ آپؐ نے انہیں للکارتے ہوئے مباہلے کی دعوت دی۔ [۵] اہل سنت کے مفسرین (زمخشری، [۶] فخر رازی، [۷] بیضاوی [۸] اور دیگر) نے کہا ہے کہ "ابناء نا" [ہمارے بیٹوں] سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور "نساء نا" سے مراد فاطمہ زہراء علیہا السلام اور "انفسنا" [ہمارے نفس اور ہماری جانوں] سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ یعنی وہ چار افراد جو آنحضرتؐ کے ساتھ مل کر پنجتن آل عبا یا اصحاب کساء کو تشکیل دیتے ہیں۔ اور اس آیت کے علاوہ بھی زمخشری اور فخر رازی، کے مطابق آیت تطہیر اس آیت کے بعد ان کی تعظیم اور ان کی طہارت پر تصریح و تاکید کے لئے نازل ہوئی ہے، ارشاد ہوتا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آیت تطھیر

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔

ترجمہ: اللہ کا بس یہ ارادہ ہے کہ تم اہل بیت سے ہر پلیدی اور گناہ کو دور رکھے اور تم کو پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے"۔ سورہ احزاب آیت 33

نصارائے نجران نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے ساتھ آنے والے افراد کے دلیرانہ صدق و اخلاص کا مشاہدہ کیا خائف و ہراساں اور اللہ کی عقوبت و عذاب سے فکرمند ہو کر مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور آپؐ کے ساتھ صلح کر لی اور درخواست کی کہ انہیں اپنے دین پر رہنے دیا جائے اور ان سے جزیہ وصول کیا جائے اور آنحضرتؐ نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی۔[۹] بالفاظ دیگر عیسائی جان گئے کہ اگر رسول خداؐ مطمئن نہ ہوتے تو اپنے قریب ترین افراد کو میدان مباہلہ میں نہ لاتے چنانچہ وہ خوفزدہ ہو کر مباہلے سے پسپا اور جزیہ دینے پر آمادہ ہوئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روز مباهله

شیخ مفید نے اس واقعے کو فتح مکہ کے بعد اور حجۃ الوداع سے پہلے (یعنی سنہ ۹ ہجری قمری) قرار دیا ہے۔[۱۰] نصاریٰ کے ساتھ رسول خداؐ اور عیسائیوں کے درمیان واقعۂ مباہلہ ۲۴ ذوالحجہ (سنہ ۶۳۱ عیسوی) کو رونما ہوا۔[۱۱] صاحب کشف الاسرار کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ ۲۱ ذوالحجہ کو واقع ہوا ہے۔[۱۲] شیخ انصاری کا کہنا ہے کہ مشہور یہی ہے کہ واقعۂ مباہلہ ۲۴ ذوالحجہ کو رونما ہوا ہے اور اس روز غسل کرنا مستحب ہے۔[۱۳] شیخ عباس قمی، اپنی مشہور اور شریف کتاب مفاتیح الجنان میں ۲۴ ذوالحجہ کے لئے بعض اعمال ذکر کئے ہیں جن میں غسل اور روزہ شامل ہیں۔[۱۴] جو کچھ شیعہ اور سنی مؤرخین و محدثین کے ہاں مسلّم ہے یہ ہے کہ یہ واقعہ رسول اکرمؐ اور نجران کے عیسائیوں کے درمیان رونما ہوا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مباھلے میں شامل افراد

یہ بھی تفاسیر اور تواریخ و حدیث کے علماء کے ہاں امر مسلّم ہے کہ رسول اللہؐ جن لوگوں کو مباہلہ کے لئے ساتھ لائے تھے وہ امیر المؤمنینؑ، حضرت فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ تھے؛ تاہم یہ کہ اس واقعے کی تفصیلات کیا تھیں، عیسائیوں میں سے کون لوگ رسول اللہؐ کے حضور آئے تھے اور عیسائیوں اور رسول اللہؐ کے درمیان کن کن باتوں کا تبادلہ ہوا تھا؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات مختلف روایات اور کتب میں اختلاف کے ساتھ نقل ہوئے ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعۂ مباہلہ

روز مباہلہ کی صبح کو حضرت رسول اکرمؐ امیر المؤمنینؑ کے گھر تشریف فرما ہوئے؛ امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور امام حسینؑ کو گود میں اٹھایا اور حضرت امیرؑ اور حضرت فاطمہؑ کے ہمراہ مباہلے کی غرض سے مدینہ سے باہر نکلے۔ جب نصاریٰ نے ان بزرگواروں کو دیکھا تو ان کے سربراہ {اور آج کے عیسائی انتظامات کے مطابق کارڈینل} ابو حارثہ نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں جو محمدؐ کے ساتھ آئے ہیں؟ جواب ملا کہ: وہ جوان کے آگے آگے آرہے ہیں، ان کے چچازاد بھائی، ان کی بیٹی کے شریک حیات اور مخلوقات میں ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں؛ وہ دو بچے ان کے فرزند ہیں ان کی بیٹی سے؛ اور وہ خاتون ان کی بیٹی فاطمہ ہیں جو خلق خدا میں ان کے لئے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضرتؐ مباہلے کے لئے دو زانو بیٹھ گئے۔ پس سید اور عاقب (جو وفد کے اراکین اور عیسائیوں کے راہنما تھے) اپنے بیٹوں کو لے کر مباہلے کے لئے روانہ ہوئے۔ ابو حارثہ نے کہا: خدا کی قسم! محمدؐ کچھ اس انداز میں زمین پر بیٹھے ہیں جس طرح کہ انبیاءؑ مباہلے کے لئے بیٹھا کرتے تھے، اور پھر پلٹ گیا۔

سید نے کہا: کہاں جارہے ہو؟ ابو حارثہ نے کہا: اگر محمدؐ برحق نہ ہوتے تو اس طرح مباہلے کی جرئت نہ کرتے؛ اور اگر وہ ہمارے ساتھ مباہلہ کریں تو ہم پر ایک سال گذرنے سے پہلے پہلے ایک نصرانی بھی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ ابو حارثہ نے کہا: میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ خدا سے التجا کریں کہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے اکھاڑ دے تو بے شک وہ اکھاڑ دیا جائے گا۔ پس مباہلہ مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اور حتی ایک عیسائی بھی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد ابو حارثہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے ابا القاسم! ہمارے ساتھ مباہلے سے چشم پوشی کریں اور ہمارے ساتھ مصالحت کریں، ہم ہر وہ چیز ادا کرنے کے لئے تیار ہیں جو ہم ادا کر سکیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ان کے ساتھ مصالحت کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں ہر سال دو ہزار حلے (یا لباس) دینے پڑیں گے اور ہر حلے کی قیمت ۴۰ درہم ہونی چاہئے؛ نیز اگر یمن کے ساتھ جنگ چھڑ جائے تو انہیں ۳۰ زرہیں، ۳۰ نیزے، ۳۰ گھوڑے مسلمانوں کو عاریتا () دینا پڑیں گے اور آپؐ خود اس ساز و سامان کی واپسی کے ضامن ہونگے۔ اس طرح آنحضرتؐ نے صلحنامہ لکھوایا اور عیسائی نجران پلٹ کر چلے گئے۔ رسول اللہؐ نے بعد ازاں فرمایا: "اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کہ ہلاکت اور تباہی نجران والوں کے قریب پہنچ چکی تھی؛ اگر وہ میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو بے شک سب بندروں اور خنزیروں میں بدل کر مسخ ہو جاتے اور بے شک یہ پوری وادی ان کے لئے آگ کے شعلوں میں بدل جاتی اور حتی کہ ان کے درختوں کے اوپر کوئی پرندہ باقی نہ رہتا اور تمام عیسائی ایک سال کے عرصے میں ہلاک ہو جاتے۔[۱۵] نصرانیوں کی نجران واپسی کے کچھ عرصہ بعد ہی سید اور عاقب کچھ ہدایا اور عطیات لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعۂ مباہلہ سے استدلال

تاریخ میں متعدد بار اہل بیتؑ کی حقانیت کے اثبات کے لئے واقعۂ مباہلہ سے استناد واستدلال کیا گیا ہے اور اس واقعے سے استدلال امیر المؤمنینؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور باقی ائمۂ طاہرینؑ و دیگر کے کلام میں ملتا ہے۔ یہاں چند نمونے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں: سعد بن ابی وقاص کا استدلالعامر بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ معاویہ نے سعد سے کہا: تم کیوں علیؑ پر سب وشتم نہیں کرتے ہو؟ سعد نے کہا: "جب تک تین چیزیں میرے ذہن میں ہوں میں کبھی بھی ان پر دشنام طرازی نہیں کروں گا؛اور اگر ان تین چیزوں میں سے صرف ایک کا تعلق مجھ سے ہوتا تو میں اس کو سرخ بالوں والے اونٹوں سے زیادہ دوست رکھتا"۔ بعدازاں سعد ان تین باتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: منجملہ یہ کہ جب آیتفقُل تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ... نازل ہوئی، تو رسول خداؐ نے علی، فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: "اللهم هؤلاء اهل بيتي یعنی بار خدایا! یہ میرے اہل بیت ہیں۔[۱۷]امام موسی کاظمؑ کا استدلالہارون عباسی نے امام کاظمؑ سے کہا: آپ یہ کیونکر کہتے ہیں "ہم نبیؐ کی نسل سے ہیں حالانکہ نبیؐ کی کوئی نسل نہیں ہے، کیونکہ نسل بیٹے سے چلتی ہے نہ کہ بیٹی سے، اور آپ رسول خداؐ کی بیٹی کی اولاد اولاد ہیں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام کاظمؑ نے فرمایا: مجھے اس سوال کے جواب سے معذور رکھنا۔ہارون نے کہا: اے فرزند علیؑ، آپ کو اس بارے میں اپنی دلیل بیان کرنا پڑے گی، اور آپ اے موسیؑ ! ان کے سر براہ اور ان کے زمانے کے امام ہیں مجھے یہی بتایا گیا ہے اور میں جو کچھ بھی پوچھتا ہوں آپ کو اس کے جواب سے معذور نہیں رکھوں گا حتی کہ ان سوالات کی دلیل قرآن سے پیش کریں؛ اور آپ فرزندان علیؑ دعوی کرتے ہیں کہ قرآن میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے جس کی تاویل آپ کے پاس نہ ہو، اور اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ مَّا فَرَّطْنَا فِی الکِتَابِ مِن شَیْءٍ (ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز لکھے بغیر نہیں چھوڑی)۔ اور یوں اپنے آپ کو رأی اور قیاس کے حاجتمند نہیں سمجھتے ہیں۔[۱۸]

امام کاظمؑ نے فرمایا: مجھے جواب کی اجازت ہے؟

ہارون نے کہا: کہہ دیں۔

امامؑ نے فرمایا:

أَعُوذُ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ★ بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ كُلاًّ هَدَيْنَا وَنُوحاً هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ★ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ"۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ترجمہ: اور ہم نے عطا کیے انہیں اسحاق اور یعقوب، ہر ایک کو ہم نے راستہ دکھایا اور نوح کو اس کے پہلے ہم نے راستہ دکھایا اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور اسی طرح ہم صلہ دیتے ہیں نیک اعمال رکھنے والوں کو ☆ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسی اور الیاس کو، سب صالحین اور نیکوکاروں میں سے تھے۔ [۱۹]

عیسیٰؑ کا باپ کون ہیں؟

ہارون نے کہا: ان کا کوئی باپ نہیں؟

امامؑ نے فرمایا: پس خداوند متعال نے مریمؑ کے ذریعے انہیں انبیاءؑ کی نسل سے محلق فرمایا ہے اور ہمیں بھی ہماری والدہ فاطمہؑ کے ذریعے رسول اللہؐ کی نسل سے ملحق فرمایا ہے؛ کیا پھر بھی بتاؤں؟

ہارون نے کہا: کہہ دیں۔

چنانچہ امامؑ نے آیت مباہلہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: کسی نے بھی یہ نہیں کیا کہ رسول اللہؐ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلے کے لئے علی بن ابی طالب، فاطمہ اور حسن و حسین، کے سوا کسی اور کو کساء کے کے نیچے جگہ دی ہے! پس آیت میں ہمارے بیٹوں ("ابنائنا") سے مراد حسن و حسین، ہماری خواتین ("نسائنا") سے مراد فاطمہ اور ہماری جانوں ("انفسنا") سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔ [۲۰] [پس خداوند متعال نے آیت مباہلہ میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو رسول اللہؐ کے بیٹے قرار دیا ہے اور یہ صریح ترین ثبوت ہے اس بات کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ اہل بیتؑ رسول اللہؐ کی نسل اور ذریت ہیں]۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام رضاؑ کا استدلال

مأمون عباسی نے امام رضاؑ سے کہا: امیر المؤمنینؑ کی عظیم ترین فضیلت جس کی دلیل قرآن میں موجود ہے

کیا ہے؟ امام رضاؑ نے کہا: امیر المؤمنینؑ کی فضیلت مباہلہ میں؛ اور پھر آیت مباہلہ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا: رسول خداؐ، نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ جو آپؐ کے بیٹے ہیں کو بلوایا اور حضرت فاطمہؑ کو بلوایا جو آیت میں "نسائنا" کا مصداق ہیں اور امیر المؤمنینؑ کو بلوایا جو اللہ کے حکم کے مطابق "انفسنا" کا مصداق اور رسول خداؐ کا نفس اور آپؐ کی جان ہیں؛ اور ثابت ہوا ہے کہ کوئی بھی مخلوق رسول اللہؐ کی ذات بابرکات سے زیادہ جلیل القدر اور افضل نہیں ہے؛ پس کسی کو بھی رسول خداؐ کے نفس و جان سے بہتر نہیں ہونا چاہئے۔

بات یہاں تک پہنچی تو مامون نے کہا: خداوند متعال نے "ابناء" کو صیغہ جمع کے ساتھ بیان کیا ہے جبکہ رسول خداؐ صرف اپنے دو بیٹوں کو ساتھ لائے ہیں، "نساء" بھی جمع ہے جبکہ آنحضرتؐ صرف اپنی ایک بیٹی کو لائے ہیں، پس یہ کیوں نہ کہیں کہ "انفس" کو بلوانے سے مراد رسول خداؐ کی اپنی ذات ہے، اور اس صورت میں جو فضیلت آپؐ نے امیر المؤمنینؑ کے لئے بیان کی ہے وہ خود بخود ختم ہو جاتی ہے!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مام رضا علیہ السلام نے جواب دیا:

نہیں، یہ درست نہیں ہے کیونکہ دعوت دینے والا اور بلوانے والا اپنی ذات کو نہیں بلکہ دوسروں کو بلواتا ہے، آمر (اور حکم دینے والے) کی طرح جو اپنے آپ کو نہیں بلکہ دوسروں کو امر کرتا اور حکم دیتا ہے، اور چونکہ رسول خداؐ نے مباہلہ کے وقت علی بن ابیطالبؑ کے سوا کسی اور مرد کو نہیں بلوایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علیؑ وہی نفس ہیں جو کتاب اللہ میں اللہ کا مقصود و مطلوب ہے اور اس کے حکم کو خدا نے قرآن میں قرار دیا ہے۔ پس مامون نے کہا: جواب آنے پر سوال کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔[۲۱]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مآخذ

۱/قرآن کریم، ترجمہ، توضیحات وواژہ نامہ از بہاء الدین خرمشاہی، تہران: جامی، نیلوفر، چاپ سوم، تابستان

۱۳۷۶.

۲/ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ج ۳، نجف: مطبعة الحیدریة، ۱۳۷۶ق.

۳/الانصاری، مرتضی، کتاب الطہارۃ، ج ۳، قم، کنگرہ جہانی بزرگداشت شیخ اعظم انصاری.

۴/الجوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح (تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ)، تحقیق احمد عبدالغفور عطار، بیروت، دار العلم للملایین، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۷.

۵/الزمخشری، محمود، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، ج ۱، قم، نشر البلاغہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۵ق.

۶/طباطبایی، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۳، قم: اسماعیلیان، ۱۳۹۱، الطبعۃ الثالثۃ.

۷/الطبرسی، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، ج ۲، بیروت: موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، الطبعۃ الاولی،

۸ء۱۴۱۵/قمی، شیخ عباس، منتہی الآمال، قم: ہجرت، ۱۳۷۴.

۹/المفید، الفصول المختارہ، التحقیق: السید میر علی شریفی، بیروت: دار المفید، الطبعۃ الثانیۃ،

۱۰ء۱۴۱۴/میبدی، کشف الاسرار وعدۃ الابرار، ج ۱۱/۲ قرائتی، محسن، تفسیر نور، مرکز فرہنگی درسہائی از قرآن۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ادارۂ رضوی ٹرسٹ نجف اشرف (عراق)

Rizvi Trust, Najaf-e-Ashraf (Iraq)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com